

## 146212- ماہواری کی بنابریوم عاشوراء کا روزہ رہ جائے تو قضاء کی جائیگی یا نہیں؟

سوال

اگر عورت نوادرس اور گیارہ محرم کے ایام میں ماہواری کی حالت میں ہو تو یہ غسل کرنے کے بعد اس کے لیے ان ایام کے روزوں کی قضاہ میں روزے رکھنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

جس کا بھی یوم عاشوراء کا روزہ رہ جائے تو وہ اس کی قضاہ نہیں کریگا؛ کیونکہ اس کی قضاہ کا ثبوت نہیں ملتا، اور اس لیے بھی کہ یوم عاشوراء کے روزے کا اجر و ثواب تو محرم کے میہنہ میں انہیں ایام کے ساتھ ہے کسی اور یوم میں نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر یوم عاشوراء کے ایام میں کوئی عورت ماہواری کی حالت میں ہو تو کیا وہ اس کی قضاہ کر گی؟

اور کیا کوئی قاعدہ اور اصول ہے کہ کون سے نوافل کی قضاہ ہوگی اور کس کی قضاہ نہیں ہوگی؟

اللہ تعالیٰ آپ کو جدائے خیر عطا فرمائے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب تھا:

نوافل دو قسم کے ہیں:

ایک سبب والی ہے، اور دوسری سبب کے بغیر، جس کا کوئی سبب ہو تو وہ سبب فوت ہو جانے سے وہ خود ہمی فوت ہو جائیگا اور اس کی قضاہ نہیں کی جائیگی، اس کی مثال تھیۃ المسجد ہے، اگر کوئی شخص آئے اور پہنچ جائے اور طویل مدت تک بیٹھا رہے اور پھر وہ تھیۃ المسجد کی دور کعت ادا کرنا چاہے تو یہ تھیۃ المسجد نہیں ہو گی، کیونکہ یہ سبب والی نماز تھی، اور یہ سبب کے ساتھ مربوط ہے، اس لیے اگر سبب فوت ہو جائے تو اس کی مشروعیت بھی ختم ہو جائیگی۔

اسی طرح ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یوم عرفہ اور یوم عاشوراء بھی ایسے ہی ہے، اس لیے اگر یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کا روزہ بغیر کسی عذر مونخر کر دے تو بلاشک اس کی قضاہ نہیں کی جائیگی، اور اگر قضاہ میں روزہ رکھ بھی لے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا، یعنی اسے یہ فائدہ نہیں ہو گا کہ اس نے یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کا روزہ رکھا ہے۔

اور اگر انسان پر یہ ایام آئیں اور وہ معدور ہو مثلاً حاصلہ اور نفاس والی عورت یا مرضیں اور مسافر، اور اس شخص کی عادت تھی کہ وہ ان ایام کے روزہ رکھتا تھا، یا پھر اس دن روزہ رکھنے کی نیت تھی تو اسے نیت کا اجر و ثواب حاصل ہو جائیگا، اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب بندہ بیماری ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس کے لیے اسی طرح عمل لکھا جاتا ہے جب وہ مقیم اور صحیح و تدرست ہونے کی حالت میں عمل کیا کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2996)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اس کے لیے اسی طرح عمل لکھا جاتا ہے جو وہ مقصیم اور صحیح و تدرست ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا"

یہ اس شخص کے حق میں ہے جو اطاعت والا عمل کیا کرتا تھا، اور اس سے رک گیا اور اس کی نیت تھی کہ (اگرمان نہ ہوتا) تو وہ اس پر مداومت کرتا" انتہے

ما خواز فتح اباري.

واللہ اعلم.